سوال

(488) نمازچاشت، نمازاشراق اور نمازاوابین

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازچاشت، نمازاشراق اور نمازاوابین کی احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمادیں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازچاشت

نمازچاشت کا وقت آفتاب کے خوب طلوع ہوجانے پر شروع ہوتا ہے۔ جب طلوعِ آفتاب اور آغازِ ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو یہ چاشت کے لیے افضل وقت ہے۔ نمازچاشت کی کم ازکم چار (4) اور زیادہ سے زیادہ بارہ (12) رکعات ہیں۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، كَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: «أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ» (مسلم: 719)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی ا عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی چار رکعت پڑھتے تھے اورا تعالیٰ جس قدر زیادہ چاہتا اتنی پڑھ لیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ» (ترمذی: 473)

''جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے گا تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔''

نمازِ اشراق

نمازِ اشراق کا وقت طلوعِ آفتاب سے چند منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اسے نمازِ فجر اور صبح کے وظائف پڑھ کر اٹھنے سے پہلے اسی مقام پر ادا کرنا چاہیے۔ نمازِ اشراق کی رکعات کم ازکم

دو (2) اور زیادہ سے زیادہ چھ (6) ہیں۔

حدیث مبارکہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

« مَن صَلَّى الغَداةَ فِي جَماعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطلُعَ الشَّمسُ ، ثُمَّ صَلَّى رَكعَتَينِ كانَت لَهُ كَأَجرِ حَجَّةٍ وَعُمرَةٍ » ، قالَ : قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : «تامَّةٍ تامَّةٍ تامَّةٍ (ترمذی : 586) قال الألبانی : حسن

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لئے کامل (ومقبول) حج و عمرہ کا ثواب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفظ تامۃ ''کامل ''تین مرتبہ فرمایا۔

نمازِ اوّابین

صلاۃ اوّابین چاشت کی نماز یعنی صلاۃ ضحیٰ ہے، جو سورج اونچا ہونے اور تقریباً ظہر کے قریب دو یا چار یا چھ یا آٹھ رکعت پڑھی جاتی ہے، اور اسے گرمی ہونے تک مؤخر کرنا افضل ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ :

زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قباء والوں کی طرف گئے تو وہ لوگ نماز ادا کر رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" صَلاةُ الأَوَّابِينَ إِذا رَمِضَتِ الفِصالُ . " (رواہ مسلم 1238)

" نماز اوابین اس وقت ہے جب اونٹ کے بچے کے پاؤں ریت کے گرم ہونے سے جلیں "

اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ :

زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج نکلنے کے بعد مسجد قباء آئے یا مسجد قباء میں داخل ہوئے تو لوگ نماز ادا کر رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إِنَّ صَلاةَ الأَوَّابِينَ كانُوا يُصَلُّونَها إِذا رَمِضَتِ الفِصالُ . "

" نماز اوابین اس وقت ادا کرتے تھے جب اونٹ کے بچوں کے قدم گرمی کی شدت سے ریت گرم ہونے سے جلیں "

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ :

قاسم شیبانی زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے :

کیا انہیں علم نہیں کہ اس وقت کے علاوہ نماز افضل ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

''إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قالَ صَلاةُ الأَوَّابِينَ حِينَ تَرمَضُ الفِصالُ'' (صحیح مسلم 1237)

" نمازاوّابین اس وقت ہے جب گرمی کی شدت سے ریت گرم ہونے کی بنا پر اونٹ کے بچوں کے قدم جلیں "

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : " نمازاوّابین اس وقت ہے جب گرمی کی شدت سے ریت گرم ہونے کی بنا پر اونٹ کے بچوں کے قدم جلیں " ترمض تاء اور میم پر زبر ہے ، اورالرمضاء : اس ریت کو کہتے ہیں جو سورج کی وجہ سے گرم ہو چکی ہو، یعنی جب اونٹ کے چھوٹے بچوں کے قدم جلیں (تو وہ زمین گرم ہونے کی بنا پر اپنے پاؤں اٹھائے اور زمین پر رکھے).

اورالاوّاب : مطیع کو کہتے ہیں

اورایک قول یہ ہے کہ : اطاعت کی طرف پلٹنے والے کو کہتے ہیں

اورحدیث میں اس وقت نماز کی فضیلت بیان ہوئی ہے ، اورچاشت کی نماز کا افضل وقت یہ ہے ، اگرچہ یہ طلوع شمس سے لیکر زوال تک ادا کرنی جائز ہے (شرح مسلم للنووی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1